سوال

اگر والد اپنی زندگی میں ہی وراثت تقسیم کر دے تو کیا بہنوں کو بھائیوں کے برابر حصہ ملے گا؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انسان اولاد کو اپنی زندگی میں جو مال دیتا ہے وہ عطیہ اور گفٹ ہوتا ہے، اور اولاد کو گفٹ دیتے وقت ان میں برابری کرنا ضروری ہے جیسا کہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے کچھ مال دیا تو میری ماں نے کہا کہ میں اس وقت تک خوش نہیں ہوں گی جب تک آپ (بشیر رضی اللہ عنہ) اس مال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنالیں؟ میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو گواہ بنائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ (صحيح البخاري، الهبة وفضلها والتحريض عليها: 2587، صحيح مسلم، الهبات: 1623)

کیا تو نے اپنی ساری اولاد کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا ہے؟ (یعنی تو نے سب کو یہ مال دیا ہے) تو میرے والد نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ سے ڈر جاؤ (تقوی اختیار کرو) اور اپنی اولاد کے مابین عدل کرو۔ سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: میرے باپ نے مجھ سے وہ گفٹ واپس لے لیا۔

بعض احادیث میں ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا:

أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: فَلَا إِذًا (الأدب المفرد: 69). (صحيح)

کیا تجھے اچھا نہیں لگتا کہ وہ (تیری اولاد) تیرے ساتھ حسن سلوک میں بھی برابر ہوں؟ تو انہوں نے کہا: بالکل، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ایسا نہ کر۔

اس لیے آپ کے والد محترم کو چاہیے تھا کہ وہ تمام اولاد کے مابین جائیداد برابری سے تقسیم کرتے۔ چونکہ انہوں نے ایسا نہیں کیا، تو ان کی وفات کے بعد یہ زمین آپ کے فوت شدہ باپ کا ترکہ ہوگی، اسے شریعت کے طے کردہ اصولوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

جائیداد کی تقسیم کے لیے آپ کے والد محترم کی وفات کے وقت زندہ ورثاء کی تفصیلات جاننا ضروری ہیں تاکہ تمام وارثوں کا ان کا حق ملے۔ اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ باپ کی وفات کے وقت جو وارثین زندہ تھے ان کی تفصیل ویب سائٹ پر سوال کے ذریعے ارسال کریں۔

یاد رہے! آپ کے والد محترم کی جائیداد سے اس باپ شریک بہن کو بھی حصہ ملے گا جو والد کی وفات کے تین سال بعد فوت ہوگئی تھی۔

مسجد اور مدرسہ وغیرہ کے لیے زمین وقف کرنا:

اللہ تعالی آپ کو نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے۔ انسان صاحب اولاد ہو یا اولاد کی نعمت سے محروم ہو ہر دو حالتوں میں اسلام نے انسان کو زندگی میں اختیار دیا ہے کہ وہ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں دے سکتا ہے، بلکہ اس کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اتنا مال اللہ کی راہ میں صدقہ یا گفٹ کرے جس کے بعد اس کا اپنا اور گھر والوں کا گزر بسر آسانی سے ہو سکے، لہذا اگر مسجد یا مدرسہ کے لیے زمین دینے کے بعد آپ کی اپنی اور اہل و عیال کی ضروریات کسی دوسرے ذریعہ معاش سے آسانی سے پوری ہو سکتی ہیں تو آپ کا یہ زمین وقف کرنا بہت عظیم عمل ہے، یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے، جب تک اس مسجد یا مدرسہ میں نماز اور قرآن وحدیث کی تعلیم دی جاتی رہے گی آپ کو ثواب پہنچتا رہے گا، گویا کہ آپ کے فوت ہونے کے بعد بھی آپ کی نیکیوں اور حسنات کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ (صحيح مسلم، الوصية: 1631)

جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین (یعنی تین طرح کے اعمال کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے): صدقہ جاریہ، علم جس سے فائدہ حاصل کیا جاتا رہے، نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ
02. فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ